عبدالمنان، محمود احمد سیاف، انوار الحق☆

بزمِ اَدب برموضوع 'ناموسِ رسالت' اور ششماہی امتحانات کے نتائج

'جامعہ لاہور الاسلامیہ' ایک معروف تعلیمی ادارہ ہے۔اس ادارے میں دینی اور دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے۔ جامعہ ہذا میں ہر سال دو مرتبہ امتحانات کا انعقاد ہوتا ہے۔ پہلے امتحان کو ششماہی جب کہ دوسرے امتحان کو سالانہ امتحان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (۲۰۰۸ء)۱۴۲۹ھ کے ششماہی امتحانات ۱۷؍مارچ کو شروع ہوئے جو ۱۵؍مارچ ۲۰۰۸ء تک جاری رہے۔ امتحانات کی تکمیل کے بعد ۲۹؍مارچ تک جامعہ میں چھٹیوں کا اعلان کیا گیا۔

اَساتذہ کرام کی سخت محنت اور جہد مسلسل کے باعث امتحانات کے اختتام کے فقط ۵ روز بعد ۳۰ مارچ کو رزلٹ مکمل طور پر تیار ہوچکا تھا۔ نتائج سے آگاہ کرنے کے لئے طلباء کو مسجد میں جمع ہونے کا حکم دیا گیا۔

اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز قاری سلمان محمود صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مدیر التعلیم جناب حافظ حسن مدنی صاحب نے شفیق مدنی صاحب کو نتائج کا اعلان کرنے کی دعوت دی۔ جب کہ جناب حافظ انس مدنی صاحب اور جناب حافظ حسین اَزہر صاحب نے ان کی معاونت کی۔

اس مرتبہ اولیٰ کلیہ کے طالب علم حافظ محمد زبیر" کلیہ' میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جب کہ 'ثانویہ' میں پہلی پوزیشن ثانیہ ثانوی کے طالب علم محمد اشفاق کے حصے میں آئی۔

باقی پوزیشن ہولڈرز طلباء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

رابعہ کلیہ: میں عبدالباسط (۸۷ فیصد) سمیع اللہ (۸۸.۶۸ فیصد) اور کلیم اللہ (۷۵.۳۸ فیصد) نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ثالثہ کلیہ: آصف جاوید: ۹۳.۵۰ فیصد، ارشد کاشمیری ۹۱.۱۳ فیصد اور محمد عباس: ۸۲.۸۸ فیصد،

ثانیہ کلیہ: مقصود احمد (۸۳.۶۳ فیصد) فواد بادشاہ (۸۱.۶۳ فیصد) محمد جمیل (۸۱.۱۳ فیصد)

اولیٰ کلیہ: حافظ محمد زبیر (۹۸.۲۵ فیصد) عبدالمنان (۹۷.۵۰ فیصد) انوار الحق (۹۷.۳۸ فیصد)

رابعہ ثانوی: روحیل ظفر (۸۱ فیصد) علی رضا (۸۰.۵۶ فیصد) محمد نعیم ۷۷.۱۳ فیصد)

ثالثہ ثانوی: اظہر نذیر (۹۶.۲۵ فیصد) عبدالماجد (۹۵.۸۸ فیصد) محمد ثاقب (۹۲.۲۵ فیصد)

ثانیہ ثانوی: محمد اشفاق ۹۸.۵۰ فیصد) عبدالمجید (۹۴.۶۹ فیصد) ندیم سلامت (۹۳.۲۵ فیصد)

شعبہ اتقان: عبدالرحمٰن شاکر (۹۷ فیصد) اعظم ساجد (۹۵.۶۷ فیصد) محمد زکریا (۹۵ فیصد)

☆ متعلمین ثانية كلية، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

شعبہ حفظ کے کل نمبر ۱۰۰ تھے۔ پوزیشن ہولڈر کا اندراج کچھ یوں ہے:

پہلا گروپ: (نصف قرآن سے مکمل قرآن تک)

دوم: ابوبکر بٹ اور حکمت اللہ (۹۸.۹۸ نمبر)

سوم: نصیر احمد، محمد احمد، اعجاز ساجد (۹۷.۹۷ نمبر)

نوٹ: اس گروپ کی پہلی پوزیشن کا رزلٹ بعض وجوہات کی بناء پر موقوف کر دیا گیا تھا۔

دوسرا گروپ: (۶ تا ۱۵ پارے)

اول: محمد انس، محمد سعید ۱۰۰، ۱۰۰ نمبر

دوم: عبدالقیوم (۹۵ نمبر) سفیان منیر (۹۲ نمبر)

تیسرا گروپ:

اول: انعام اللہ (۹۶ نمبر)

دوم: عثمان اسلم اور ابتسام امیر اختر مشترکہ طور پر دوم جبکہ عثمان مقصود (۹۴ نمبر) لے کر سوم رہے۔

اور آخر میں مہمان خصوصی محترم جناب عبدالمالک مجاہد (مدیر مکتبہ دارالسلام) نے پوزیشن ہولڈر طلباء میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کئے اور اس طرح ظہر کے وقت یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

۱۵/اپریل بروز منگل نتائج کے سلسلے میں ایک دوسرا پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں ایک یا ایک سے زائد مضامین میں فیل ہونے والے طلباء کو جسمانی و مالی سزا دی گئی تاکہ وہ آئندہ سستی اور کاہلی چھوڑ کر بھرپور محنت اور شوق کے ساتھ تحصیل علم میں مشغول ہو جائیں۔

اس پروگرام میں 'کلیہ' ٹاپ کرنے والے اولیٰ کلیہ کے طالب علم حافظ محمد زبیر اور 'ثانویہ' میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے ثانیہ ثانوی کے طالب علم محمد اشفاق کو ایک ایک ہزار روپے کا خصوصی انعام دیا گیا۔ ان دونوں طلباء نے وکیل الجامعہ نائب شیخ الحدیث محترم استاذ جناب رمضان سلفی صاحب کے دست مبارک سے اپنا اپنا انعام وصول کیا۔

سالانہ امتحانات ۲۰۰۷ء کی طرح ان امتحانات میں بھی نمایاں اور ایک مخصوص نسبت سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کے لئے ۳۰۰ روپے ماہانہ وظیفہ کا اعلان کیا گیا۔ اس مرتبہ شعبہ کتب میں ۲۰ جب کہ شعبہ حفظ میں ۱۷ طلباء ماہانہ وظیفے کے حق دار ٹھہرے۔

شعبہ کتب میں وظیفہ حاصل کرنے والے طلباء کی تفصیل درج ذیل ہے:

عالمیہ سے سمیع اللہ، عبدالباسط، ارشد کاشمیری، محمد عباس، امیر معاویہ، آصف جاوید، کامران ایوب

عالیہ سے حافظ محمد زبیر، عبدالمنان، انوار الحق، خضر حیات، حبیب الرحمٰن صغیر

ثانیہ خاصہ سے عبدالماجد، محمد ثاقب، اظہر نذیر اور ضیاء الرحمٰن

ثانویہ عامہ سے محمد اشفاق، عبدالرحمٰن شاکر، اعظم ساجد اور محمد زکریا۔

شعبہ حفظ سے جو طلباء ماہانہ وظیفہ کے حق دار ٹھہرے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

قاری محمد رفیق صاحب کی کلاس سے اظہر الرحمٰن، عبدالباسط خاں، ابوبکر محمد احمد، محمد ثوبان، ابتسام امیر، عبدالقیوم،

انعام اللہ۔

قاری خلیل الرحمٰن صاحب کی کلاس سے نصیر احمد اور حکمت اللہ

قاری ابراہیم ملتانی صاحب کی کلاس سے کلیم اللہ امین اور محمد انس

قاری محمد یحییٰ صاحب کی کلاس سے احمد شاکر، اعجاز ساجد اور اسامہ قمر

قاری حسان احمد صاحب کی کلاس سے ذیشان طارق اور محمد عثمان اسلم کے نام شامل ہیں۔

اس اعلان کا بھی اعادہ کیا گیا کہ سالانہ امتحانات کے بعد ایک مثالی طالب علم کے لئے حج کے انعام کا اعلان کیا جائے گا جب کہ مزید تین طلباء کو مثالی کارکردگی کی بنا پر عمرہ کا ٹکٹ دیا جائے گا۔ اس انعام کے لئے کلیہ کی کلاسز سے دو طالب علم (ایک کلیۃ الشریعہ سے اور ایک کلیۃ القرآن سے) جبکہ ثانویہ کی کلاسز سے ایک طالب علم اس انعام کا حق دار ہوگا۔ مزید برآں جامعہ ہذا کے کسی ایک استاد کو بھی عمرہ کروایا جائے گا۔

طلبا جامعہ لاہور الاسلامیہ کا اعزاز

جامعہ ہذا کے تین ہونہار طلباء نے اس مرتبہ وفاق المدارس السّلفیہ میں پوزیشنز حاصل کیں۔

اَرشد کاشمیری نے عالمیہ میں ۹۰۰ میں سے ۷۴۴ نمبر لے کر دوسری جب کہ عبدالخالق توقیر نے ۷۵۶ نمبر لے کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔

عبدالمنان نے ثانوی خاصہ میں ۹۰۰ میں سے ۷۴۶ نمبر لے کر وفاق المدارس میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

مذکورہ بالا تینوں طلباء نے اپنا اپنا انعام کتب کی صورت میں وصول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید ترقی فرمائے۔ آمین

حالات حاضرہ

ان دنوں جامعہ میں تعمیری اور تعمیراتی ہر دو سلسلے اپنے عروج پر ہیں۔ ذیل کی سطور میں اس کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے:

تعمیراتی سرگرمیاں

① **پینٹ:** تعلیمی سرگرمیوں کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے صفائی ستھرائی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا انتظامیہ کی طرف سے اس امر کے پیش نظر تمام کلاسز، رہائشی ہال، کھانے کے ہال، مسجد، بیت الخلاء الغرض پورے جامعہ کو خوبصورت رنگ و روغن سے مزین کیا گیا ہے۔

② **فرش کی رگڑائی:** جامعہ کو تعمیراتی حوالے سے جاذب نظر بنانے کے لئے خوبصورت رنگ و روغن کے ساتھ ساتھ جامعہ کے تمام فرش پر رگڑائی کا کام کروایا گیا۔

③ **باورچی خانہ اور کینٹین کی تعمیر نو:** مشہور مقولہ ہے کہ ''دستر خوان کی تہذیب قوم کی تہذیب کی عکاس ہوتی ہے'' اس تہذیبی روایت کی اہمیت کے پیش نظر جامعہ کی انتظامیہ نے باورچی خانہ کی اصلاح پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے نئے باورچیوں کا تقرر کیا گیا، نئے تنور لگائے گئے اسی طرح نئے چولھے لگائے گئے، باورچی خانہ کے بیرونی ہال کو

ماربل سے فرنشڈ کیا گیا اور کھانے کے لئے نئے برتنوں کا بھی انتظام کیا گیا اس طرح باورچی خانہ کو از سرنو تعمیر کیا گیا۔

اسی طرح طلباء کی سہولت کے پیش نظر کینٹین از سرنو تعمیر کی گئی تا کہ طلباء کو صاف ستھرے ماحول میں اپنی ضروریات کو پورا کرنے کا موقع فراہم کیا جاسکے۔

کلاسز کی ڈیکوریشن

تعلیمی عمل میں کلاس کا ماحول ایک اہم کردار ادا کرتا ہے لہٰذا کلاسز کے ماحول کی جاذبیت میں اضافہ کے پیش نظر تمام کلاسز میں نئے رنگ و روغن کے ساتھ ساتھ نئے کارپٹ بچھائے گئے، کتابوں کو مرتب انداز میں رکھنے کے لئے نئی الماریاں اور اساتذہ کے لئے نئے ڈیسک بنوائے گئے اور گرمی کی شدت سے بچاؤ کے لئے تمام کلاسز میں نئے ایئر کولرز کا انتظام کیا گیا تا کہ طلباء بغیر کسی احساس کمتری اور پریشانی کے اپنے تعلیمی سلسلہ کو مزید بہتر انداز میں جاری رکھ سکیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جامعہ میں جاری تعمیراتی کام کو خیریت سے انجام تک پہنچائے۔ (آمین)

تعلیمی سرگرمیاں

جیسا کہ قارئین کرام جانتے ہیں کہ جامعہ ہذا عصری علوم میں بھی ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اس انفرادیت کو قائم رکھنے کے لئے انتظامیہ نے اس نظام کو مزید منظم کیا ہے۔ متعدد نئے اساتذہ کرام کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ جس میں خاص طور پر بی اے کی تعلیم پر توجہ دیتے ہوئے پروفیسر ذکاءاللہ (Superior College) اور ان کے علاوہ سید محمد علی، محمد یٰسین صاحب، حافظ انوارالحق صاحب، عبدالرحمٰن صاحب اور انتظامی معاملات کی نگرانی کے لئے قاری محمد بابر بھٹی صاحب کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

ان اساتذہ اور انتظامیہ کی انتھک محنتوں سے الحمدللہ ۲۰۰۸ء کے Annual Examination میں بی اے کے ۱۴ طلباء اور میٹرک کے ۵۰ طلباء نے بھرپور حصہ لیا۔ اللہ رب العزت ان کی محنتوں کو بروئے کار لائے اور دنیا و آخرت کے تمام امتحانات میں سرخرو کرے۔ آمین

دیگر سرگرمیاں

تعلیمی سلسلے کو احسن انداز میں جاری رکھنے کے لئے صحیح وقت کا تعین ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اسی اہمیت کے پیش نظر موسمی تبدیلی کے ساتھ جامعہ کی کلاسز کے ٹائم ٹیبل میں ایک پرکشش تبدیلی کی گئی۔ فجر کی نماز کے بعد ناشتہ ہوتا ہے اور پھر ۶:۱۵ پر اسمبلی کا انعقاد کیا جاتا ہے جو ۶:۳۰ تک جاری رہتا ہے۔ جس میں ۵۰،۵۰ منٹ کے سات پیریڈز ہوتے ہیں۔ پیریڈز کے ختم ہوتے ہی دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی کی جاتی ہے اور پھر ظہر سے عصر تک طلباء آرام کرتے ہیں۔

عصر کے بعد عصری تعلیم کا آغاز کیا جاتا ہے جس کا تسلسل ۵:۴۵ تک جاری رہتا ہے۔ پھر مغرب کے بعد طلباء رات کا کھانا کھاتے ہیں اور عشاء کی نماز کے بعد ۱۰:۳۰ تک مطالعہ کیا جاتا ہے۔

اس طرح پورا دن تعلیمی مصروفیت میں گزر جاتا ہے۔

◉ جیسا کہ قارئین کرام بخوبی جانتے ہیں کہ آج کل لوڈشیڈنگ کا بہت دور دورہ ہے جس کی وجہ سے دیگر اہم امور کی طرح تعلیمی سلسلہ کو احسن انداز میں جاری رکھنے کے عمل میں بہت زیادہ دقت تھی انتظامیہ نے مسئلہ ہذا کو ہنگامی بنیادوں پر حل کرتے ہوئے جامعہ میں بہترین UPS کا انتظام کیا گیا ہے۔

بزم أدب

حسب سابق مورخہ ۳۰/اپریل بروز بدھ ثانیہ کلیہ کے طلبا کی طرف سے ناموس رسالت ﷺ کے عنوان پر ایک بزم کا انعقاد کیا گیا۔محترم بھائی فواد بھٹوی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے اور اس بزم کا آغاز ان کلمات سے کیا کہ

''نبی ﷺ کی گستاخیاں مسلمانوں کا سب سے بڑا چیلنج ہے اور اس کے حل کے متعلق انہوں نے کہا کہ اگر غیر مسلم نبیؐ کی گستاخیاں کریں تو ہمارا کام یہ ہے کہ ہم آپؐ کی تعریفات کرتے جائیں۔انہوں نے کہا کہ کفار کے نبی کو شاعر مجنون اور اس طرح کے کلمات کہنے سے نبی مکرم ﷺ کی حقارت نہیں ہونے لگی، کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن میں فرمایا کہ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کہ ''تیرا ذکر ہم نے بلند کیا۔''

اور اس طرح اس بزم کا آغاز تلاوت سے کرنے کے لئے قاری محمد اعظم شیرازی کو دعوت دی جنہوں نے قرآن کی آیات مبارکہ سے مجلس کو منور کیا۔اس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی گئی۔

اس کے بعد محترم فواد بھٹوی نے تقاریر کا آغاز کرتے ہوئے صبر اللہ افغانی بھائی کو مدعو کیا جنہوں نے اُردو زبان میں ''کفار ہم سے کیا اور کیوں چاہتے ہیں'' کے موضوع پر گفتگو کی۔انہوں نے کہا کہ ان کی اسلام دشمنی اور کینہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام کو تکالیف دیتے رہے جب نبی ﷺ کی باری آئی تو بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور آپ ﷺ کو بھی تکالیف سے دوچار کیا گیا اور جب دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے مشن سے ہٹنے والے نہیں تو کہا کہ چند دن تم ہمارے بتوں کی پوجا کرو اور چند دن ہم تمہارے بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس کا جواب نبی نے نہیں بلکہ اللہ نے دیا۔فرمایا:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾ [سورۃ الکافرون]

پھر انہوں نے کہا کہ کفار چاہتے ہیں کہ تم ہمیشہ تفرقہ بازی میں مبتلا رہو۔افغانستان، عراق، کاغستان میں اور ان کے علاوہ کوئی مملکت ایسی نہیں جہاں ان کا قانون نہ چلتا ہو۔وہ چاہتے ہیں تم بھی اللہ کی جنت سے دور رہو، تمہاری کمائی حرام کی ہو جس طرح ان کی حرام کی ہے۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ ﴿وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا﴾ اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو حرام سے بچاؤ۔تم قرآن وسنت کی پیروی میں زندگی کو گزار دوگے تو یہ آپ سے بھاگ گئیں۔

پھر دوسرے مقرر افضال ساجد صاحب کو حرمت رسول ﷺ کے عنوان پر تقریر کے لئے مدعو کیا گیا انہوں نے کہا: دین اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور یہ دین قیامت تک کے لئے ہے جسے نبیؐ لے کر آئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ نبی ﷺ کی گستاخیاں وغیرہ یہ آج سے نہیں بلکہ جب سے نبوت کا اعلان کیا گیا اسی وقت سے نازیبا کلمات کہے

جاتے رہے۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ، کیونکہ یہودی عیسائی نبی ﷺ کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ ہم میں سے آئیں گے اور ہمارے دین کا پرچار کریں گے مگر نبی ﷺ نے دین اسلام کی تعلیمات کا پرچار کیا جب انہوں نے یہ دیکھا تو نبی ﷺ کی گستاخیاں شروع کر دیں تا کہ مسلمانوں کو تکلیف ہو۔ پھر انہوں نے گستاخ رسول کی سزا کے بارہ میں کہا کہ اللہ نے فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ انہوں نے کہا کہ فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان کیا گیا مگر گستاخ رسول ﷺ کے بارہ میں فرمایا کہ اگر یہ کعبہ کے غلاف سے بھی لپٹے ہوں تو بھی انہیں نہ چھوڑو اس پر انہوں نے ابن خطل کے واقع کی طرف اشارہ کیا۔ جس نے اپنی دو لونڈیوں کی یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی کہ وہ نبیؐ کی گستاخی میں اشعار پڑھیں۔ وہ ابن خطل کعبہ کے غلاف سے لپٹا ہوا تھا مگر اسے پھر بھی معاف نہیں کیا گیا۔

اس کے بعد فواد بھٹوی صاحب نے قاری نعیم الرحمٰن کو ''ہماری رسول ﷺ سے محبت کیسی ہے۔'' کے عنوان پر گفتگو کی دعوت دی۔ جنہوں نے کہا کہ اللہ نے آپ ﷺ کی محبت کے بارے میں بہت سی آیات اتاریں۔ فرمایا: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللهِ﴾ اس میں کسی پیر، مفتی یا صحابی کی طرف نہیں بلکہ جو اللہ کی طرف دعوت دے۔

اسی طرح انہوں نے کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر بن عاص کو لوگوں نے روکا کہ ہر بات نہ لکھا کرو تو جب نبی ﷺ کو علم ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ تو پتہ چلا کہ اللہ کا فرمان اور آپؐ کی حدیث اس چیز کی گارنٹی دیتی ہے کہ آپؐ کی زبان سے حق کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔

جو آپ ﷺ سے صحیح محبت نہیں رکھتا اس کا ایمان مکمل نہیں اور حدیث بیان کی:

''جو میرے طریقہ کو اپنائے وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کے حلیے کو اپنا آپ ﷺ سے محبت ہے اور نبی ﷺ سے محبت سے رکاوٹ تین چیزیں ڈالتیں ہیں: ① اپنے اباؤاجداد کی پیروی ② معاشرے کا دباؤ ③ احساس کمتری

اس کے بعد کوئز پروگرام کا سلسلہ شروع ہوا جو احسن انداز میں اپنے اختتام کو پہنچا۔

محترم فواد بھٹوی نے کوئز پروگرام کے بعد تقاریر کا سلسلہ دوبارہ شروع کرتے ہوئے نصیرالرحمٰن کو تقریر کی دعوت دی۔ جنہوں نے پیغمبر انقلاب کے موضوع پر اپنے مخصوص انداز میں تقریر کی۔

انہوں نے کہا کہ:

''دنیا میں جتنے انقلابات بھی آئے ان کے اثرات صرف اجسام پر مرتب ہوئے۔ یہ انقلابات قلوب و اذہان کو مسخر نہیں کر سکے۔ ان انقلابات سے بالا ایک اور انقلاب بھی ہے جو صرف مادی زندگی تک منحصر نہیں بلکہ یہ سوچوں اور دلوں کا رخ بدل دیتا ہے اور انسان کا رابطہ صرف ایک اللہ سے جوڑتا ہے۔ یہ انقلاب پیدا کرنے والے پیغمبر انقلاب محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ جنہوں نے اخوت اور حسن اخلاق کا درس دیا۔''

اس کے بعد قاری احسان الٰہی یونس کو تلاوت کے لئے مدعو کیا گیا جنہوں نے سورہ صفات کی آیات مبارکہ سے مجلس کو معطر کیا۔ مختصر کوئز پروگرام کے بعد دوبارہ تقاریر کا سلسلہ شروع کرتے ہوئے محمد جمیل کو تقریر کی دعوت دی جن کا عنوان ''نبی کریم ﷺ بحیثیت قائداعظم'' آپؐ دنیا میں آنے کے بعد قائد نہیں بنے بلکہ عالم ارواح میں ہی اللہ تعالیٰ نے یہ عہد لیا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں تمہارا حکم نہیں بلکہ ان کا حکم چلے گا۔

اس کے بعد محمد اعظم شیرازی کو "نبی ﷺ بحیثیت مصلح معاشرہ" کے عنوان پر ذوفشانیاں بکھیرنے کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں کہا کہ اگر ہم محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی پر طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔آپ ﷺ نے نہ صرف عرب بلکہ پوری دنیا کی کایا پلٹ دی۔ آباء پرستی عام تھی۔نسل پرستی کے بت کو پاش پاش کردیا۔لسانی تعصبات کو ختم کردیا۔محبت کو دلوں کی گہرائیوں میں اتارنے کی مثال محمد رسول اللہ ﷺ نے پیش کی۔

اس کے بعد نصیر الرحمٰن نے فواد بھٹوی کو دعوت دی کہ وہ "کیا نبی ﷺ دہشت گرد تھے؟" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

انہوں نے نہایت اَحسن انداز میں تاریخی حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت درندگی کے مارے لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کردیا کرتے تھے۔ پانی کے پینے پلانے پر اور جانوروں کی دوڑ پر چالیس چالیس سال تک لڑائیاں جاری رہا کرتی تھیں۔ بیٹیوں کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا،لیکن جب نبیٔ رحمت جناب محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو امن و امان کی ایسی فضا قائم کی کہ جب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی لشکر کو کسی جنگ یا معرکہ پر روانہ کرتے تو نصیحت فرماتے کہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کیا جائے صرف ان لوگوں کو قتل کیا جائے جو مقابلہ میں آئیں۔کفار آج اس نبی ﷺ پر دہشت گردی کا الزام لگاتے ہیں۔ جنھوں نے دہشت گردی کو ختم کیا اور امن کا گہوارہ بنادیا۔

اس طرح سب سے آخر میں شیخ عبدالسلام فتح پوری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی ناصحانہ گفتگو کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

طالب علم کا اِعزاز

آل پاکستان تقریری مقابلہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد ہوا جس میں جامعہ لاہور الاسلامیہ کی نمائندگی کے لئے دو طلباء محمد زاہد ہمدانی (رابعہ کلیہ) اور حافظ آصف جاوید (ثالثہ کلیہ) کو جامعہ میں ایک تقریری مقابلہ کے نتیجہ میں منتخب کیا گیا۔جن میں سے محمد زاہد ہمدانی (رابعہ کلیہ) نے آل پاکستان تقریری مقابلہ منعقد فیصل آباد میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔الحمد للہ علی ذلك

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف طالب علم کے علم وعمل میں دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔(آمین)

............*